بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ بشارت عیسیٰ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۲ صلح ۱۳۴۳ ہش ۶ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۲۲ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۱ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح ۹ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ سچی توبہ کریں اور گناہ سے بچیں

جو بیعت کرکے پھر گناہ سے نہیں بچتا وہ گویا جھوٹا اقرار کرتا ہے

"بہت دعائیں کرتے رہو تاکہ ان بلاؤں سے نجات ہو اور خاتمہ بالخیر ہو۔ عملی نمونہ کے سوا بے ہودہ قیل و قال فائدہ نہیں دیتی۔ اور جیسے یہ ضروری ہے کہ ڈر کے سامانوں سے پہلے ڈرنا چاہیئے۔ یہ بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ ڈر کے سامان قریب ہوں تو ڈر جاؤ اور جب وہ دور چلے جاویں تو بے باک ہو جاؤ۔ بلکہ تمہاری زندگی ہر حالت میں خدا تعالیٰ کے خوف سے بھری ہوئی ہو خواہ مصیبت کے سامان ہوں یا نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ مقتدر ہے جب وہ چاہتا ہے مصیبت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور جب چاہتا ہے کشائش کرتا ہے۔ جو بھی اس پر بھروسہ کرتا ہے وہ بچایا جاتا ہے۔ ڈرنے والا اور نہ ڈرنے والا کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں میں ایک فرق رکھ دیتا ہے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ سچی توبہ کریں اور گناہ سے بچیں۔ جو بیعت کرکے پھر گناہ سے نہیں بچتا وہ گویا جھوٹا اقرار کرتا ہے اور یہ میرا ہاتھ نہیں خدا کا ہاتھ ہے جس پر وہ ایسا جھوٹ بولتا ہے اور پھر خدا کے ہاتھ پر جھوٹ بول کر کہاں جاوے گا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۳۱)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

۲۰، ۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۰، ۲۱، ۲۲ امان ۱۳۴۳ ہش مطابق ۲۰، ۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کرکے جلد بھجوائیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۰ جنوری (بذریعہ فون) محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ القیوم صاحبہ (بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب) نے لاہور سے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ آج مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۴ء بروز دوشنبہ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کا اپریشن ہو گیا ہے۔ اپریشن کے بعد یک لخت دل کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ بلڈ پریشر گر گیا تھا۔ نبض بھی کمزور تھی۔ دوائیں دینے سے بلڈ پریشر صرف چار پانچ منٹ کے لئے اونچا ہوتا تھا اور پھر گر جاتا تھا۔ شام کے چھ بجے تک یہی حالت رہی۔ اس کے بعد خدا کے فضل سے حالت کچھ بہتر ہونی شروع ہوئی۔ ہوش ابھی پوری طرح نہیں آیا ہے اور حالت ابھی خطرہ سے باہر نہیں ہے۔

احباب جماعت تضرع اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی زندگی میں برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

میجر جنرل نذیر احمد وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

لاہور ۲۱ جنوری۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ لاہور میونسپل کارپوریشن کے سابق چیئرمین میجر جنرل نذیر احمد کل مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۴ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ لاہور میں بعمر ۶۷ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی طبیعت گزشتہ ایک ماہ سے دل کے عارضہ کی وجہ سے خراب تھی۔ اور کل ہی آپ ہسپتال سے گھر واپس آئے تھے۔ کل ایک بجے دل کا پھر دورہ پڑا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا جنازہ تدفین کے لئے آج ربوہ لایا جا رہا ہے۔

مرحوم نے دو لڑکیاں اور دو لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز پسماندگان کا دین و دنیا میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

رمضان کا مہینہ دعائیں کرنے اور روحانی کمالات حاصل کرنے کا ایک خاص موقع ہے

ان ایام سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے لئے اپنے بھائیوں کے لئے اور اسلام اور سلسلہ کی ترقی کیلئے خاص طور پر دعائیں کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۲۸ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے متعلق مختلف لوگوں نے اپنے اپنے افکار کے اظہار میں بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ بعض لوگ اپنی محبت کی رو میں بہہ کر اور علم دین سے ناواقفیت کی وجہ سے اس کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو بالکل انسانی نقائص اور انسانی اعمال سے مشابہ ہوتی ہیں۔ مولانا روم نے اپنی مثنوی میں تو

ایک قصہ

کے ہی طور پر ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ وہ جنگل میں بیٹھا ہوا باتیں کر رہا تھا اور خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا کہ اے خدا اگر تو میرے پاس آئے تو میں تجھے نہایت عمدہ اور لذیذ دودھ پلاؤں۔ تیری جوئیں نکالوں۔ اور تیرے بال درست کروں غرض جو اس چرواہے کے نزدیک عمدہ بکری یا پیارے بچے سے سلوک کیا جاتا ہے وہ خدا سے کرنا چاہتا تھا۔ مولانا روم نے لکھا ہے۔ اس بزرگ نے جب یہ باتیں سنیں تو اس کو ڈانٹا اور کہا یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اس پر انہیں الہام ہوا کہ اسے ڈانٹنا نہیں چاہیئے۔ اس کی یہی باتیں مجھے پیاری لگتی ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب تک ایسی باتیں مذہب کا حصہ اور عقائد کی بنیاد نہیں بن جاتیں ایک

عاشقانہ جذبہ کی لے

ہوتی ہیں۔ اس لئے پیاری لگتی ہیں۔ لیکن جب یہ مذہب میں داخل ہو جاتیں اور عقائد کی بنیاد بنا جاتیں تو یہی باتیں شرک اور کفر بن جاتی اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ جیسے حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص ایک موقعہ پر بے اختیار ہو گیا۔ اس کو خدا تعالیٰ کا احسان یاد آیا۔ اسی جوش محبت میں اس کے منہ سے نکل گیا کہ اے خدا تو میرا بندہ اور میں تیرا خدا ہوں۔ گویا جوش محبت میں الٹ بات اسکے منہ سے نکل گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اس کی یہ بات بھی پسند آ گئی لیکن اگر کوئی جان بوجھ کر ایسی بات کہے یا اسے اپنا عقیدہ بنالے تو یہ کفر ہو گا۔ تو جوش محبت میں ایک جاہل یا جوش محبت کے وقت کی جہالت میں ایک عالم بھی جاہلانہ فقرہ کہہ دیتا ہے مگر اپنی نیت اور وقت اور موقع کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کا پیارا بن جاتا ہے ہاں عقیدہ کے لحاظ سے ایسی بات جائز نہیں ہوتی اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جاتی ہے وہی نقشہ جو مولانا روم نے کھینچا ہے

ہندوؤں کا عقیدہ

ہے۔ ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب پرمیشور سوتا ہے تو لکھشمی اسکے پاؤں دباتی ہے ایسی ہی جیسے چرواہے نے عشق میں کہا تھا۔ کسی نے اپنے عشق میں یہ بات کہی جو بعد میں عقیدہ بن گئی۔ یا کسی نے رؤیا دیکھی۔ اور رؤیا کی تعبیر ہوتی ہے مگر لوگوں نے اسے ظاہر پر محمول کر لیا۔

پس ایک تو لوگ ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے متعلق ایسے خیال اور ایسے عقائد رکھتے ہیں جو اس کو بالکل انسان ثابت کرتے ہیں۔ یعنی ان کے عقیدہ کے رو سے وہ کھاتا پیتا اور رہتا ہے۔ گھوڑوں اور رتھوں پر سوار ہوتا ہے۔ شراب کے تحفے اسے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ روٹھتا ہے۔ ناراض ہوتا ہے۔ بگڑتا ہے۔ ایک دوسرے کو لڑاتا ہے۔ ان باتوں کو عقائد کا جزو بنا لیا گیا ہے۔ اب یہ باتیں عاشقانہ ترنگ اور والہانہ لے نہیں رہیں جو عقل کے ماتحت تو گناہ ہوتی ہیں مگر

عشق کی لہر

کے جنون میں محبت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ ایسی بات کو غلطی کہا جا سکتا ہے مگر نہایت پیاری غلطی۔ اسے ٹھوکر کہا جا سکتا ہے مگر نہایت ہی محبت آمیز ٹھوکر لیکن ان کو جزو مذہب سمجھ لیا گیا ہے اور ان پر عقائد کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ اس لئے کفر بن گئی ہیں۔ اور کچھ لوگوں نے اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسے عقائد بنا لئے ہیں کہ ان کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی ہستی بالکل ایک

فلسفیانہ خیال

رہ جاتا ہے اور وہ تمام صفات سے عاری ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہی کہ وہ دعا کے متعلق کہتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اور پھر رحیم بھی ہے۔ وہ بندے کی حالت کو خود دیکھ رہا ہے تو خود ہی رحم کرے گا۔ اس کی کیا ضرورت ہے کہ ہم اس سے دعائیں کریں۔ اور التجائیں کریں۔ ایک شخص مر رہا ہے تو کیا اس کو محض اسلئے مرنے دے گا کہ وہ اس سے دعا نہیں کرتا۔ کیا دعا کے بغیر وہ اپنے بندے کی خبر گیری نہیں کرے گا۔ اگر کرے گا تو اس کے سامنے عجز و انکسار کے اظہار کی اور دعا کرنے کی کیا ضرورت ہے بے شک اگر خدا کو فلسفیانہ خیال کے مطابق سمجھا جائے تو پھر میں ان لوگوں کے خیال کی تردید نہیں کروں گا۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ معاملہ کس سے کرتا ہے۔ ہمارے ملک میں ایک مثل ہے۔ اسے میں خدا تعالیٰ کی ذات پر چسپاں تو نہیں کر سکتا مگر اس سے ایک لطیف سبق حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسا سبق حاصل کیا جا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق بصیرت بخشتا ہے۔ اور اس سے بہت بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے مثل یہ ہے کہ عقلمند سے عقلمند بھی تین جگہ پاگل ہو جاتا ہے۔ (۱) بیوی سے محبت کرتے وقت (۲) بچے سے پیار کرتے وقت اور (۳) شیشے کے سامنے۔ وہی عقلمند جو

نہایت باریک اور علمی غلطیاں

لوگوں کی نکالتا ہے۔ علم ادب کی ادنیٰ سے ادنیٰ غلطیوں پر ناراض ہو جاتا ہے۔ کسی شاعر۔ ادیب یا خطیب کے کلام اور شعر کو۔ یا کسی مصنف کی تصنیف کو دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر کتاب میں کوئی غلطی ہو تو اسے بند کر کے رکھ دیتا ہے کہ اسے پڑھ نہیں سکتا۔ اگر شعر غلط ہو تو اسے سن نہیں سکتا۔ اگر خطبہ فصیح نہ ہو۔ اسے سنتے ہوئے اکتا جاتا ہے لیکن بچے سے گفتگو کرتے وقت وہ کہتا ہے۔ یہ چیز "نیلی ہے" یہ "میلی" ہے۔ یعنی وہ بچہ کی نیلی اور میلی کی نقل کرتا ہے۔ یہاں اس کی حالت بدل جاتی ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے اس وقت وہ ادبا کی مجلس میں نہیں بیٹھا ہوا بلکہ بچہ سے باتیں کر رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بچہ کا دل رکھنے کے لئے اسی کی سی باتیں کروں۔ اس وقت وہ یہ نہیں کہتا کہ اسی فلسفیانہ کرسی پر بیٹھا رہے جس پر وہ دن بھر بیٹھا رہتا ہے بلکہ اس سے نیچے اتر آتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ نیچے اتر کر اسی سطح پر نہ آ جائے جس پر بچہ ہے تو بچہ اس کے پاس کبھی نہ آئے گا اور اس سے کبھی مانوس نہیں ہو سکتا وہ بچہ کے لئے نیچے کی طرف لوٹ آتا ہے تاکہ اس کو اپنی طرف کھینچ سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنی شان کے مطابق اور انسانی جذبات کے مطابق جس سے اس کی صفات پر حرف نہیں آتا اپنے مقام سے نیچے نزول کرتا ہے کیونکہ وہ سب کا خدا ہے۔ وہ صرف عقلمندوں اور فلسفیوں کا ہی خدا نہیں بلکہ اور جاہلوں اور کم عقلوں کا بھی خدا ہے۔ اس لئے وہ سب کی حالت مدنظر رکھتا ہے۔ اور

انسانی فطرت کبھی ناز چاہتی ہے اور کبھی نیاز

اس لئے خدا تعالیٰ بھی کبھی ناز کی چادر اوڑھ

لیتا ہے۔ تاکہ بندہ اسے سمجھ سکے۔ وہی خدا جو علیم و خبیر ہے اور انسان کی حاجات کو خوب جانتا ہے۔ وہ جس نے رحمٰن و رحیم ہو کر پیدا ہونے سے بھی پہلے انسانوں کے لئے ضروریات رکھ دیں وہ چاہتا ہے کہ بندہ اس سے التجا کرے۔ اور وہ اس کی التجا قبول کرے تاکہ اس کے اندر وہ جلن اور خلش پیدا ہو جس کے بغیر عشق مکمل نہیں ہو سکتا۔

جو شخص یہ کہتا ہے کہ خدا جب دیکھتا ہے تو خود میری ضروریات پوری کرے گا۔ اس سے ناز تو ظاہر ہے مگر اس طرح محبت کے جذبات نہیں پیدا ہوتے جو اسی طرح پیدا ہوتے ہیں کہ جب مانگو۔ تو دے گا پکارو۔ تو بولے گا پس وہ لگاؤ اور وہ جلن جو عشق پیدا کرتا ہے یا جو عشق سے پیدا ہوتی ہے وہ

فلسفیانہ جذبات اور خیالات

سے نہیں پیدا ہوتی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں کے ایک دروازے کو آہ و زاری اور عجز و انکساری کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ پر دورے نہیں آتے۔ نہ اس کو مہینوں یا دنوں سے کوئی تعلق ہے۔ کیونکہ یہ تو سورج سے پیدا ہوتے ہیں جو ایک ادنیٰ چیز ہے اور وہ سورج کا خالق ہے۔ اس کی پیدائش سے جو مہینے پیدا ہوں ان سے خدا کو کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ جس طرح پانی کنویں سے نکلتا ہے اور ایک زمیندار کھیت کو سیراب کرنے کے لئے ہاتھ میں کھرپا جسے رنبا کہتے ہیں لئے اس کو صحیح طور پر چلاتا ہے۔ اب کنویں کو رنبے سے کیا تعلق ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کنواں رنبے کا محتاج ہے تو خدا تعالیٰ کا دنوں یا مہینوں یا سالوں سے کوئی تعلق نہیں اور اس کے افضال کسی دن اور مہینہ سے وابستہ نہیں۔ مگر وہ انسان جس سے خدا تعالیٰ سلوک کرنا چاہتا ہے۔ وہ مہینوں سے وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ تو رات دن جاگتا اور ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔ لیکن بندہ تو سوتا ہے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ خدا کے لئے دن اور رات کی ساری گھڑیاں ایک جیسی ہیں۔ مگر انسان کے لئے نہیں۔ اس لئے فرمایا کہ بندہ کی دعائیں سننے کے لئے میں

رات کی آخری گھڑیوں

پر نیچے اترتا ہوں۔ یعنی اس وقت دعائیں خاص طور پر قبول کرتا ہوں۔ یہ گھڑیاں گہری اور میٹھی نیند کی گھڑیاں ہوتی ہیں جو انسان خدا تعالیٰ کے لئے انہیں قربان کرتا ہے۔ اس کی دعا خدا تعالیٰ سنتا ہے اس لئے نہیں کہ خدا کو رات کی آخری گھڑیوں سے تعلق ہے بلکہ اس لئے کہ بندہ کو ان گھڑیوں سے تعلق ہے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ کے سب مہینے برابر ہیں مگر بندے پر کسل اور سستی کی حالت آتی ہے اس لئے اس کی خاطر ایک مہینہ مخصوص کر دیا اس لئے کہ بندہ ۱۲ مہینے خدا تعالیٰ کی طرف ایک سا متوجہ نہیں ہو سکتا۔ پس خدا تعالیٰ نے اس مہینہ کو اس لئے نہیں چنا کہ اسے

رمضان کا مہینہ پیارا ہے

بلکہ اس لئے چنا کہ بندہ ایک مہینے کو مخصوص کئے بغیر خاص طور پر خدا کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا تھا۔ پس خدا تعالیٰ نے رمضان کو اس لئے نہیں چنا کہ یہ مہینہ بابرکت تھا۔ بلکہ خدا نے انسانوں کو کمال تک پہنچانے کے لئے اسے بابرکت بنایا قرآن کو بھی رمضان کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ مگر اس لئے نہیں کہ یہ مہینہ مبارک تھا بلکہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اس کمال تک پہنچ گئی۔ کہ قرآن شریف نازل ہو تو وہ رمضان کا مہینہ تھا۔ اس لئے اسے خدا تعالیٰ نے مبارک بنا دیا۔ تاکہ انسانوں کو یاد دلائے کہ اس مہینہ میں عجز و انکسار اور خدا تعالیٰ کے آگے اپنے آپ کو ڈال دینے سے محمد رسول اللہ خاتم النبیین بن گئے۔

پس یہ مہینہ ہمارے لئے

نشان ہے

یہ بندوں کو موقعہ دیتا ہے کہ خدا کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوں اور جو کام ہمیشہ نہیں کر سکتے کم از کم اس مہینہ میں کر لیں۔

ان حالات پر نظر ڈالتے ہوئے اور یہ کہ بندوں کے لحاظ سے تعلق رکھتے ہوئے یہ مہینہ بابرکت ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے لئے سب وقت یکساں ہیں۔ چونکہ بغیر وقت کی تعیین کے انسان سست ہو جاتا ہے۔ اور یہ کہتے کہتے کہ پھر کر لیں گے۔ وقت گزار دیتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس مہینہ کو چنا۔ تاکہ سستوں سے سست اور غافل سے غافل لوگوں کو بھی ہوشیار کرے۔ چونکہ یہ مہینہ جاہل اور گم گشتہ راہ ہدایت مخلوق کو خدا کی طرف کھینچ لاتا ہے اس لئے بابرکت ہے۔ پس ان برکات سے جو اس مہینہ کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس حکمت کے ماتحت جو میں نے بیان کی ہے۔ ہمیں اس سے بہتر سے بہتر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جو طبائع پہلے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ تھیں ان کو اس طرح متوجہ ہونا چاہیئے کہ یہ رمضان کا مہینہ چلا جائے۔ مگر ان کے لئے نہ جائے۔

رمضان کی یہی خوبی ہے

کہ انسان اس ماہ میں خدا تعالیٰ کے لئے رات کو اٹھتا ہے اور دعائیں کرتا ہے۔ لیکن جو شخص ہمیشہ رات کو اٹھے۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنی طاقت اور قوت کے ماتحت

عبادت کرے۔ اس کے لئے

رمضان کے گزر جانے کے بعد

بھی رمضان ہی رہے۔ پس یہ ناممکن نہیں ہے۔ کہ اس رمضان کی وجہ سے ایسی توفیق مل جائے کہ باقی گیارہ مہینے بھی رمضان ہی رہے۔

ہمارے دوستوں کو اس ماہ کے برکات سے فیض یاب ہونے کے لئے خصوصیت سے کوشش کرنی چاہیئے اور خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ خدا تعالیٰ تو ہر وقت سنتا ہے مگر انسان کی ہمت بندھانے کے لئے خدا تعالیٰ اسے

خاص موقعہ

دیتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں معمولی کھیلوں اور کاموں میں بھی اگر یہ طریق نہ رکھا جائے۔ تو وہ نہ ہو سکیں۔ مثلاً ایم۔ اے کا امتحان شاید ہی کوئی پاس کرتا۔ اگر صرف یہی آخری امتحان رکھا جاتا۔ پس امتحانات کے درجے اس لئے رکھے جاتے ہیں کہ انسان کو جرأت پیدا ہو۔ اور وہ سمجھے اب میں نے امتحان پاس کر لیا ہے۔ اب یہ اور اس طرح ترقی کرتا جائے۔ اسی طرح چھوٹے بچہ کو استاد دیکھتا ہے کہ سست ہو رہا ہے تو کہتا ہے بس ایک دفعہ سبق دہرا لو۔ تو یاد ہو جائے گا اسی طرح رسہ کھینچنے کے وقت جب لڑکے سست ہونے لگتے ہیں تو کہا جاتا ہے۔ ذرا زور لگا لو تو جیت جاؤ گے۔ اس سے ان کے دل مضبوط ہو جاتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ جب انسان کو معلوم ہو جائے کہ اس کا مقصود اسے ملنے والا ہے۔ تو وہ اپنی

انتہائی قوت اور طاقت

خرچ کر دیتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے انسان کی ہمت کی کمزوری کو دیکھ کر کہا لو آج میں تمہاری دعائیں سننے کے لئے تیار ہو گیا ہوں تاکہ جو اپنی کم ہمتی کی وجہ سے اپنی دعائیں اسے سناتے نہیں جاتے۔ وہ بھی جائیں تو یہ بندوں کے لحاظ سے

باتیں ہیں۔ چونکہ جس ہستی نے انسان پیدا کیا وہی جانتی ہے کہ انسان کس طرح ہدایت پا سکتا ہے اس لئے اس نے یہ طریق رکھا ہے۔ ورنہ خدا تو کامل ہے ہمیشہ سے کامل ہے اور ہمیشہ کامل رہے گا۔ وہ بابرکت ہے۔ ہمیشہ سے بابرکت ہے اور ہمیشہ بابرکت رہے گا۔ مگر کوئی وجہ سہی۔ ہماری کمزوری۔ ہماری سستی ہماری کوتاہی کی وجہ سے ہی سہی۔ بہرحال جب ہماری کمزوریوں نے اس کی برکات حاصل کرنے کا خاص موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ تو ہم کیوں سے فائدہ نہ اٹھائیں۔

پس ان ایام میں

خصوصیت سے دعائیں

کرو اور صرف اپنے نفس کو ہی مدنظر نہیں رکھنا چاہیئے کہ اسلام اور سلسلہ کی ترقی اسلام اور سلسلہ کی کامیابی کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ ہم اس وقت ایک جنگ میں ہیں اور جنگ کے موقعہ پر شخصی ضرورتوں کو قومی ضرورتوں پر قربان کر دیا جاتا ہے۔ جس طرح جنگ کے موقعہ پر یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کسی کا اکلوتا بیٹا ہے۔ یا دس پانچ بلکہ قوم کی خاطر قربانی کا سوال ہوتا ہے۔ اسی طرح آج

اسلام کی عظمت کا سوال

ہے اور خصوصیت سے اسلام کی خدمت کی ضرورت ہے۔

پھر ایک طریق دعا کرنے کا یہ بھی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دعا کرتے وقت اپنے بھائیوں کو یاد رکھا کرو۔ یہ منع ہے کہ کوئی شخص اپنے لئے دعا نہ مانگے۔ اور صرف دوسروں کے لئے مانگے۔ اپنے لئے بھی مانگنی چاہیئے۔ مگر جب دوسروں کے لئے مانگتا ہے تو

فرشتے اس کے لئے دعا مانگتے ہیں۔ جو شخص یہ کہے کہ میں دوسروں کے

پیچھے ہی رہا مانگتا ہے وہ غلطی کرتا ہے اس میں گبر پایا جاتا ہے گویا وہ اپنے آپ کو خدا کا محتاج نہیں سمجھتا سوا اپنے لئے بھی دعا مانگو اور دوسروں کے لئے بھی اس سے

اصلاح نفس اور قربانی کا مادہ

بھی پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب ہم خدا تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ ہمارے فلاں بھائی کو یہ دے وہ دے تو کیا جب موقعہ ہوگا ہم خود حتی الامکان اس کی مدد کریں گے ؟ ضرور کریں گے ورنہ ہماری دعا جھوٹی ہوگی اس طرح دعا کرنے سے قومی نظام مضبوط ہوتا ہے

پس جماعت کے سب بھائیوں کے لئے سعیت زدوں کے لئے اور ان کے لئے جو ابتلاء میں ہوں خواہ وہ ابتلاء روحانی ہوں ان کے لئے مجموعی طور پر ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں تا ملائکہ ہمارے لئے دعا کریں

خطبہ ثانی کے بعد فرمایا

ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہوتی ہے آج میری طبیعت ایسی خراب تھی کہ نبض چھپتی جاتی تھی اور غشی کی حالت ہو جاتی تھی میں نے سمجھا جمعہ میں نہیں جا سکوں گا مگر پھر خیال آیا جا کر نماز پڑھوں خطبہ نہیں پڑھونگا مگر یہاں آکر خطبہ کی تحریک ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اس کے لئے توفیق دی جس قدر میں نے خطبہ بیان کیا ہے وہ عام خطبوں سے کم نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے

خاص تصرف

کے ماتحت ہے اس لئے بھی جماعت کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے !

اعلان دعا

خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری شکر اللہ خاں صاحب مرحوم کا نواسہ اور مکرم چوہدری احمد مختار صاحب صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کا پوتا عزیز طیب محمود سلمہ ربہ بعمر پونے دو سال عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے اور "البرٹ وکٹر" وارڈ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے

درویشان قادیان بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر لمبی عمر صحت والی اور دینی و دنیوی لحاظ سے نہایت بابرکت زندگی عطا فرمائے

خاکسار
اسد اللہ خاں امیر جماعت احمدیہ
۲۳ اسنگن روڈ ۔ لاہور چھاؤنی ۔

نائیجیریا کی احمدی جماعتوں کے جلسہ سالانہ کی مختصر روئیداد

ملک کے طول و عرض سے افریقن احمدیوں کی شرکت ۔ دینی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر

(مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مبلغ نائیجیریا بتوسط وکالت التبشیر ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے نائیجیریا مشن کی سالانہ کانفرنس سنہ ۶۳ بخیر و خوبی ۲۴ر دسمبر کو شروع ہوئی اور ۲۶ر دسمبر کو پوری کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچی ۔ حسب سابق کافی دیر پہلے سے کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا جاتا رہا تقاریر کا پروگرام اخبار میں اور پھر الگ طور پر شائع کیا گیا ۔ ۲۴ر کی صبح سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مہمانوں کی تعداد بڑھتی گئی احباب کے قیام و طعام کا اہتمام مشن کی طرف سے کیا گیا تھا اس کام کے انتظام کی ذمہ داری جماعت کے ایک قدیم اور مخلص دوست جناب G.D Olokodana کے سپرد تھی ۔ انہوں نے مہمانوں کے آرام کے لئے ہر ممکن کوشش کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ۔

۲۴ر دسمبر کی شام اور ۲۵ کو نماز عصر کے بعد احباب جماعت کے دو غیر رسمی اجلاس مسجد میں منعقد ہوئے ۔ ان میں محترم امیر صاحب نے مختلف جماعتوں کے احباب کا ایک دوسرے سے تعارف کرایا ۔ اچھا کام کرنے والی جماعتوں کی تعریف کی ۔ ان کی پیروی کی تلقین فرمائی ۔ نصائح کے علاوہ احباب کو چند مختصر احادیث بھی یاد کرائی گئیں ۔

۲۶ر دسمبر کی صبح ۹ بجے جلسہ کا باقاعدہ پہلا اجلاس مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کی صدارت میں شروع ہوا ۔ جناب H.Z. Akmmll نے تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز کیا ۔ اس کے بعد محترم مولوی صاحب موصوف نے افتتاحی تقریر فرمائی جو قریباً ۵ منٹ جاری رہی آپ نے فرمایا کہ دنیا علوم و فنون میں ترقی کر کے آج ایک ایسے مقام پر پہنچ چکی ہے ۔ جہاں اسے مہیب خطرات در پیش ہیں ۔ انسانیت خوف و ہراس سے دوچار ہے ۔ تباہی و بربادی کے تاریک بادل ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں ۔ سائنس کی ترقی نے جہاں نسل انسانی کے لئے بہت سے آرام اور سہولتیں مہیا کی ہیں ۔ وہاں اسے تباہی کے ایسے غار پر لا کھڑا کیا ہے ۔ جہاں سے اس کا بچ نکلنا بظاہر ممکن نظر نہیں آتا ۔ ارباب حل و عقد بظاہر امن قائم کرنے اور قائم رکھنے کی کوششوں میں دن رات مصروف ہیں لیکن کامیابی سے کوسوں دور ہیں اس مجیب تنگ صورت حالات اور گھٹاٹوپ اندھیرے میں اگر کسی روشنی کی جھلک نظر آتی ہے تو وہ صرف اسلام میں ہے ۔ مگر مولانا صاحب نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج صحیح اسلام کے مبلغ صرف اور صرف ہم احمدی ہیں ۔ انسانی ہمدردی ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم پورے طور پر کمر بستہ ہو کر اپنے فرض کو ادا کریں اور اسلام کا امن و سلامتی کا وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے ۔ تمام نوع انسان تک پہنچائیں تا وہ سلامتی کے تشنہ روحوں کی تسکین کا باعث ہو ۔ ہم نے تمام احباب جماعت کو عموماً اور نوجوانوں کو خصوصاً اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اس کام کو سرانجام دینا صرف اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے ۔ جبکہ ہم جماعتی روایات اور تنظیم کا پورا پورا خیال رکھیں اور اپنی زندگیوں کو اسکے مطابق بنائیں ۔ تقریر کے آخر میں آپ نے اسلام و احمدیت کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی تحریک کی اور پھر اجتماعی دعا کروائی ۔ بعد ازاں آپ نے سلطانِ لیگوس SIR ADENIJI ADELE II OPA OF LAGOS کا ایک پیغام احباب کو سنایا ۔ جو انہوں نے خاص طور پر اس موقع کے لئے دیا تھا ۔ صاحب موصوف نے اپنے اس پیغام میں جماعت احمدیہ کو ان کوششوں کی وجہ سے جو وہ خدا تعالیٰ کی عظمت قائم کرنے اور انسانی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں سرانجام دے رہی ہے ۔ خراج عقیدت پیش کیا تھا ۔

دوسری تقریر پریذیڈنٹ جنرل جماعت احمدیہ نائیجیریا جناب S.O. Bakare کی تھی انہوں نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور قیام جماعت کا غرض و غایت بیان کرتے ہوئے نائیجیریا مشن کی دوران سال کی کارکردگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ۔ آپ نے جماعتی ترقی تعلیم ، تعمیر مساجد اور چندہ جات پر اظہار خیال کرتے ہوئے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔ اس موقعہ پر آپ نے مشن کی تبلیغی سرگرمیوں کا خصوصاً ذکر فرمایا ۔

تیسری تقریر جناب A.B. Danmola نے "ہماری تبلیغی سرگرمیاں" کے موضوع پر کی ۔ آپ بڑے مخلص اور پختہ مشق مقامی مبلغ ہیں ۔ آپ نے ابتداء سے لے کر اب تک مشن کی تبلیغی کوششوں میں اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی ۔ دوران تقریر آپ نے بہت سے ایمان افروز واقعات بیان کر کے احباب کو بتایا کہ کس طرح جب کبھی مخالفین نے ہمارے خلاف کوئی منصوبہ بنایا یا مہم چلائی تو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے حالات کو معجزانہ طور پر ایسے رنگ میں بدل دیا کہ وہ بات خود مخالفین کے نقصان کا موجب ہوئی اور احمدیت کا بال بیکا نہ ہوا ۔ آپ کی تقریر بہت پسند کی گئی ۔

احباب جماعت کو قرآنی دعائیں اور مختصر احادیث یاد کرنے کی ترغیب اور توجہ دلانے کے لئے گزشتہ سال سے پروگرام میں کچھ وقت رکھا جاتا ہے ۔ اس تقریر کے بعد اس کے لئے وقت مقرر تھا ۔ چنانچہ خاکسار نے چند قرآنی دعائیں دہرائیں اور ان کے معانی بتائے ۔

اس کے بعد مشن کے سیکرٹری مال جناب D. Olokodana نے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کی حقیقت و اہمیت پر ایک مفصل تقریر فرمائی ۔ آپ نے قرآنی آیات و احادیث کی روشنی میں جماعتی استحکام اور افراد کی روحانی ترقی کے لئے قربانی کی ضرورت واضح کی اور احباب کو زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کرنے کی تلقین کی ۔ ازاں بعد محترم امیر صاحب نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ جماعتی ضروریات کے لئے دل کھول کر چندہ دیں ۔ تا کہ مشن کے کام باحسن سرانجام دئے جا سکیں ۔ چنانچہ دوست اپنی اپنی رقم ادا کرنے کے لئے دھڑا دھڑ سٹیج پر آنے لگے اور تھوڑے سے وقت میں خاص رقم جمع ہو گئی ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جمع شدہ رقم

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے ۔

گزشتہ سالوں کی نسبت کافی زیادہ تھی اس پر جلسہ کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد مشن ہاؤس میں مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا جس میں تمام مشنوں کے نمائندگان نے شرکت کی تھی، تبلیغ۔ تعلیم اور بجٹ وغیرہ امور زیر بحث آئے بہت سے احباب نے بحث میں حصہ لیا اور اپنی آراء پیش کیں آئندہ سال کے لئے عہدیداروں کا انتخاب بھی عمل میں آیا گزشتہ سال مشن کی طرف سے کثرت سے لٹریچر شائع کیا گیا اور پھر مشنوں کو تقسیم کے لئے بھجوایا گیا اکثر احباب نے اس کی بہت تعریف کی اور اس کے اچھے اثرات کا ذکر کیا نیز اپنے اپنے علاقوں میں مبلغین کے قیام پر زور دیا۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے مرکز کے ایک خط کے مطابق حاضرین کو یہ اطلاع دی کہ عنقریب ان کی جگہ کام کرنے کے لئے پاکستان سے ایک اور مبلغ تشریف لا رہے ہیں اور وہ غالباً مارچ ۱۹۶۴ء میں انہیں چارج دیکر واپس پاکستان تشریف لے جائیں گے اس پر احباب نے محترم امیر صاحب کے نائیجیریا میں لمبے قیام میں (جو مجموعی طور پر قریباً ۲۰ سال کا عرصہ بنتا ہے) آپ کی خدمات کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا شروع کیا یہ سلسلہ کافی لمبا ہو گیا اسی دوران میں ہمارے ایک سرکٹ کے چیئرمین صاحب جناب M. A. SANNI نے جو کئی سال تک نائیجیریا کی فیڈرل پارلیمنٹ کے رکن رہے ہیں مجلس میں ایک ریزولیوشن پیش کیا جس میں مکرم امیر صاحب کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کیا گیا تھا۔ یہ ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوا۔ احباب جماعت نے اپنے جن خیالات و جذبات کا اظہار فرمایا محترم امیر صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں ان کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی تحریک فرمائی اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ۸½ بجے شب اختتام پذیر ہوا۔

دعائے مغفرت

چوہدری غلام محمد صاحب عرف لال دین ننگی سابق درویش قادیان حال چک ۹۶ گ ب صریح ضلع لائل پور حنید یوم بیمار رہ کر مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۶۴ء اپنے مولا حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے ہر مرکزی تحریک میں حصہ لیتے تھے مرحوم کی یادگار ایک بیوہ اور ایک بھائی ہے میت ربوہ پہنچائی گئی ۱۸ جنوری کو بعد نماز فجر مکرم مولانا قمر الدین صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی اور میت بہشتی مقبرہ ربوہ میں امانتاً دفن کی گئی جماعت احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

(فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

---

۲۷ دسمبر کو جلسہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس پریذیڈنٹ جنرل احمدیہ مشن نائیجیریا جناب S. O. BAKARE کی زیر صدارت شروع ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب M. A. SANNI نے خلافت احمدیہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آپ نے متعدد قرآنی آیات پیش کر کے خلافت کی اہمیت و ضرورت واضح کی۔ آپ نے کہا کہ خلافتِ احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق قائم ہوئی۔ اور اس کی برکات کو آج ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں احمدیت اور اسلام کی ترقی اسی خلافت سے وابستہ ہے۔ آپ نے سامعین کو تلقین کی کہ وہ ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں۔

اس موقع پر محترم امیر صاحب نے بھی ایک مختصر تقریر میں خلافت کی ضرورت پر زور دیا آپ نے فرمایا کہ اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں اتحاد اور تنظیم قائم ہو اور وہ ایک ہاتھ پر جمع ہوں۔ اور یہ مقصد سوائے خلافت کے حاصل نہیں ہو سکتا۔

آپ کے بعد مکرم جناب چوہدری عبد المجید صاحب بھٹی پرنسپل مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج لیگوس نے "اسلام اور اعلیٰ تعلیم" کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا آپ نے بتایا کہ اسلام نے حصول تعلیم پر بڑا زور دیا ہے اور مسلمانوں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام سائنس کے خلاف نہیں بلکہ اس کے ثابت شدہ حقائق کی وہ تائید کرتا ہے۔

ہمارے ایک امریکن احمدی بھائی جناب خلیل محمود صاحب یہاں ایک یونیورسٹی میں ملازم ہیں انہوں نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی اور ایک مختصر تقریر بھی کی جس میں انہوں نے امریکن احمدیوں کے کچھ حالات بیان فرمائے نیز اسلام و عیسائیت کی بعض تعلیمات کا موازنہ بھی کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم جناب کرنل ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب انچارج احمدیہ ڈسپنسری لیگوس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق فرمائی۔ آپ نے اسلام میں مسیح و مہدی کے بارہ میں پیشگوئیوں کو تفصیلاً بیان فرمایا اور پھر ان پیشگوئیوں کو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ذات پر چسپاں کر کے بتایا کہ آپ ہی مسیح موعود و مہدی معہود ہیں۔ مکرم شاہ صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارہائے نمایاں پر بھی روشنی ڈالی۔

نماز جمعہ اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد ۴ بجے شام ہمارے جلسہ کا آخری اجلاس شروع ہوا۔ اس کی صدارت کے فرائض محترم امیر صاحب نے سرانجام دئے۔ جناب B. B. BALOGUN صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

مکرم جناب Y. A. SAFI نے "اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے" کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی۔ یہ صاحب ایک مخلص احمدی نوجوان ہیں۔ ایک عرصہ تک آپ ہمارے اخبار TRUTH میں کام کرتے رہے۔ پھر صحافت کی مزید تعلیم کے لئے گورنمنٹ کے وظیفہ پر انگلستان گئے۔ وہیں آپ نے وکالت کی تعلیم بھی حاصل کی۔ اسی سال آپ لندن سے واپس اپنے ملک تشریف لائے اور آجکل یہاں ایک اچھے عہدہ پر فائز ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ عیسائی پادری اپنے طرز عمل سے ثابت کرتے ہیں کہ ان کا مذہب عالمگیر نہیں۔ اس کے بعد سیکرٹری جنرل احمدیہ مشن نائیجیریا جناب A. R. A. OTULE نے مشن کی کارکردگی کی مختصر رپورٹ احباب کے سامنے پیش کی اور انہیں مشن کی سرگرمیوں سے روشناس کرایا۔ آپ کی یہ رپورٹ تبلیغ تعلیم، اخبار TRUTH اسلامی لٹریچر، احمدیہ ڈسپنسریوں اور الیات وغیرہ امور کے متعلق تھی۔ اور بہت امید افزا تھی۔ احباب کو مشن کی عمدہ کارکردگی سے خوشی ہوئی۔

اس کے بعد ہمارے ایک مقامی مبلغ جناب A. K. MUSTAFA نے مشن کی طرف سے شائع کردہ رسائل و کتب کا تعارف حاضرین سے کرایا۔ اس موقع پر احباب نے کافی لٹریچر خریدا۔

اجلاس کے آخر میں محترم امیر صاحب نے ایک مختصر اختتامی تقریر فرمائی اور پھر دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

ہمارے جلسہ کی رپورٹ ریڈیو نائیجیریا نے کئی بار نشر کی اور اخبارات میں بھی شائع ہوتی رہی۔ اس سلسلہ میں فیڈرل حکومت کے محکمہ اطلاعات نے جو پریس ریلیز جاری کیا اور اخبارات میں شائع ہوا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"عزت مآب سلطان لیگوس نے لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ باہمی اتحاد، تعاون اور سلامتی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ یہ بات انہوں نے اپنے اس پیغام میں کہی جو آپ نے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر بھجوایا۔ آپ نے فرمایا آجکل تمام دنیا میں جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں اور ان تمام کا مقصد اتحاد اور امن و سلامتی کو قائم کرنا ہے لیکن ابھی تک لوگ صرف اس کوشش میں مصروف ہیں کہ ان مسائل کے حل کا کوئی طریق معلوم معلوم کیا جائے جس کے نتیجہ میں امن قائم ہو سکے۔ آپ نے کہا کہ اسلام امن کا علمبردار ہے اور مسلمان جن کا مذہب امن و سلامتی کی تعلیم دیتا ہے ان کا یہ فرض ہے کہ وہ

> لوگوں کی نظریں جماعت احمدیہ پر ہیں کہ وہ اسلام کی امن و سلامتی کی تعلیم کے ذریعے ملک میں یک جہتی پیدا کرنے کے کام کو معجزانہ رنگ میں سرانجام دے اور اس طرح انسانیت کی بہبودی اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اظہار کا موجب بنے۔
>
> (سلطان آف لیگوس)

نائیجیریا کے مختلف قبائل میں بلا امتیاز مذہب وملت یکجہتی پیدا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اس مقصد کے لئے کام کر رہی ہے۔ لوگوں کی نظریں اس پر ہیں کہ وہ ان فرائض کو معجزانہ رنگ میں سرانجام دے کر انسانیت کی بہبودی اور خدا تعالیٰ کی عظمت شان کا موجب بنے گی۔"

"جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے مولوی نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے کہا کہ دنیا کی مشکلات و مسائل کا واحد حل یہ ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کریں اور اس کے حضور جھکیں مولوی صاحب موصوف نے والدین کو متنبہ کیا کہ آئندہ نسل کو شریف انسان اور اچھے شہری بنانے کی تمام تر ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے۔ آپ نے کہا کہ بے شک آزادی انسان کا پیدائشی حق ہے لیکن آزادی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان مادر پدر آزاد بن جائے۔ آزادی کا ہر وہ تصور جو منظم زندگی کی بنیادوں میں رخنہ ڈالے وہ اس قابل نہیں کہ ایک مذہبی شخص کے ذہن میں جگہ پائے۔ جناب مولوی صاحب نے حاضرین پر زور دیا کہ وہ منظم زندگی اپنا لیں اور خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے لئے قربانی کریں۔ نائیجیریا کے ہر حصہ سے جماعت احمدیہ کے ممبر اس جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں"۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مشن کے کاموں میں برکت ڈالے اور زیادہ سے زیادہ ترقی دے۔

درخواست دعا

ایک ہفتہ سے زائد عرصہ ہوا خاکسار کو نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب جماعت سے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

(حمید الدین کارکن دفتر الفضل ربوہ)

اصلاح یعنی صحیح تعلیم و تربیّت کی اہمیّت

مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب پنشنر ربوہ

(قسط نمبر ۲)

حضور کے خطبہ سے جو اقتباس میں نے اس سے درج کیا ہے تا توکل کا صحیح مفہوم سمجھ میں آجائے ورنہ مسلمانوں نے عموماً اس کا مفہوم یہی سمجھ رکھا ہے کہ بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے، سب کچھ یونہی مل جائے گا اور یہی چیز ان کے موجودہ ادبار کا موجب ہے۔

مومن کی زندگی کا مقصد وحید نیکی اور تقویٰ طہارت سے اپنے مولا کریم کے قرب کا حصول ہے۔ جس کے لئے اُسے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے۔ لیکن محاسبہ نفس پر انفرادی اور اجتماعی نتائج اس کے مطابق نہ ہوں تو یہ چیز قوم کے ہر فرد کے لئے لمحۂ فکریہ کی دعوت ہے کہ ضرور اس راہ میں ایسی سدود حائل ہو گئی ہیں۔ جن کا دور کرنا از بس ضروری ہے حدیث نبوی کے مطابق بدی کو اگر قدرت ہو تو ہاتھ سے ورنہ زبان سے دور کرنا چاہیئے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل میں بُرا منانا چاہیئے اور اصلاح کے لئے دعا کرنی چاہیئے اگر ایسا نہ کیا جائے گا تو اوپر کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا لہٰذا بدی کے خلاف زبردست جہاد کی ضرورت ہے۔ معرکۂ حق و باطل میں یہی ہوتا ہے۔ لیکن بہت تھوڑے لوگ ہیں جو اس جہاد میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ چیز نفس پر ایک موت اور عمل۔ عمل اور پیہم عمل کی متقاضی ہے۔ لہٰذا اس میں وہی حصہ لے سکتے ہیں جو نفس کی فربہی میں مبتلا نہیں ہیں بلکہ ہر وقت جان پر کھیلنے کے لئے تیار ہیں۔ نہ وہ جو مداہنت سے صلح جوئی کے خواہاں ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے انہیں اصولوں کی خاطر تمام عمر انتہائی قربانیاں کیں اور کئی ایک نے اپنی جانیں تک اس راہ میں دیدیں اور وہ آخرکار کامیاب و کامراں ہو گئے۔

اعمال خیر اور ترکِ شر میں اللہ تعالےٰ مومنوں کی جماعت سے جس عشق کی کیفیت کی امید رکھتا ہے اس کا نقشہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون (آل عمران آیت ۱۰۵) کے ماتحت تفسیر سورۃ بقر (صفحہ ۲۵۷-۵۸) جو کھینچا ہے وہ پڑھنے کے قابل ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک بدی کا وجود باقی ہے نیکی انفرادی یا اجتماعی طور پر نپنپ سکتی اور یہ الٰہی منشاء کے ماتحت ایک "لطیف مقابلہ۔ مسابقہ اور پھر مجاذبہ" کی حالت ہے اس کی عملی صورت ہمیں حج جس میں سب نیکیاں جمع ہو جاتی ہیں اور تمام قسم کی بدیوں سے منع کیا گیا ہے میں نظر آتی ہے۔ حضور رفث، فسوق اور جدال کے ماتحت اس تفسیر کے صفحہ ۳۹-۳۸ پر تحریر فرماتے ہیں "گویا یہ صرف تین بدیاں ہی نہیں جن سے روکا گیا ہے۔ بلکہ تین قسم کی بدیاں ہیں جن سے باہر کوئی بدی تعلق نہیں رکھتی۔ کیونکہ بدی یا تو اپنے نفس سے رکھتی ہے یا خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتی ہے اور یا پھر مخلوق سے تعلق رکھتی ہے اور روحانیت کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی اصلاح کے بعد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں سرگرم رہے"۔ اس سے پہلے حضور فرماتے ہیں "ان تین الفاظ کے ذریعہ درحقیقت اللہ تعالےٰ نے تین اصلاحوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا ہے (۱) اپنی ذاتی اصلاح کرو اور اپنے دل کو ہر قسم کے گندے اور ناپاک معلومات سے پاک رکھو (۲) اللہ تعالےٰ سے اپنے مخلصانہ تعلقات رکھو (۳) انسانوں سے تعلقات کو استوار رکھو"!

جب انسان ان تین اصلاحوں کی تکمیل کر لیتا ہے تو اسے اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ خود اس کے قریب آجاتا ہے یا اللہ تعالےٰ اسے دیکھ رہا ہوتا ہے بلکہ اس سے ترقی کر کے وہ اس مقام کو بھی حاصل کر لیتا ہے۔ جس سے وہ خود بھی اللہ تعالےٰ کو دیکھنے لگ جاتا ہے اور اعلیٰ درجہ کے مکالمات روحانیہ تک پہنچ جاتا ہے"۔ پس یہ مقام کبھی قوم کو انفرادی اور اجتماعی طور پر حاصل ہو جاتا ہے تو وہ اپنے معراج کو پہنچ جاتی ہے۔ جس کے بعد کوئی خلش باقی نہیں رہتی اور ہر طرف سلامتی ہی سلامتی نظر آتی ہے۔ کیا گھر۔ محلے اور بازار۔ اور کیا قومی ادارے و اجتماعات امن و امان کے گہوارے بن جاتے ہیں گویا مومن کی جنت اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ جس میں کسی قسم کا دکھ درد باقی نہیں رہتا اور نہ کسی ایک کو دوسرے سے کوئی کینہ و نفاق ہوتا ہے۔ یہ وہ انقلاب حقیقی ہے جو انبیاء علیہم السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر پُر فسق و فساد دنیا میں برپا کرتے ہیں۔ جس کی باگ ڈور وہ خود ساتھ بادشاہوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ جہاں ان بادشاہوں کی تعلیم اور ان کا قائم کردہ نظام بجائے مخلوق و رعایا کی اصلاح و خدمت۔ قیام انصاف اور احسن طور پر لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں مد ہونے کے ان کے دلوں میں افتراق پیدا کر کے عدم سکینت اور لڑائی جھگڑے کا موجب بن جاتا ہے اور ملک کی تمدنی و اخلاقی حالت تباہ ہو جاتی ہے۔ وہاں انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین شبانہ روز اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ طاقتوں کو بروئے کار لا کر لوگوں کو وہ خدائی تعلیم دیتے ہیں اور ان میں ایک روحانی نظام قائم کرتے ہیں۔ جو ان کی فلاح و بہبود کا ضامن ہوتا ہے۔ صدیوں کے بچھڑے ہوئے بھائی بھائی بن جاتے ہیں برسرپیکار قومیں اپنے ہتھیار ڈال دیتی ہیں اور ملک میں امن و سلامتی کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے "گویا ہر قسم کے امن اور جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری اسلام کے نزدیک حکومت پر عائد ہوتی ہے اور وہ اس امر کی پابند ہے کہ ملک کی ترقی اور رعایا کی بہبود کا ہمیشہ خیال رکھے"۔ اگر تعصب سے بالا ہو کر اور دیانتداری سے دیکھا جائے تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ اس طرح کا پاکیزہ نظام اکمل اور اتم طور پر دنیا میں صرف روحانی جماعتیں ہی قائم کر سکتی ہیں۔ جنہیں آخر الامر اللہ تعالےٰ یہ امانت سونپ دیتا ہے۔ کیونکہ وہی اس کی اہل ہوتی ہیں۔ گو انہیں خود اس کی خواہش ہرگز نہیں ہوتی۔ پس اگر دنیوی حکومتیں اللہ تعالےٰ کے مامور پر ایمان لے آئیں تو ان میں اپنے فرائض کو کماحقہ ادا کرنے کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ورنہ دوسرے افراد کی طرح وہ بھی اس کے حضور اپنے اعمال کے لئے جوابدہ ہوں گی۔ اسجگہ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بغیر اللہ تعالےٰ کے نشانات دیکھنے کے لوگ خواہ وہ عوام ہوں یا عمالِ حکومت صحیح معنوں میں مزکی نہیں بن سکتے اور تزکیہ نفس کے بعد ہی تعلیم کتاب حق و حکمت کے ساتھ دنیا میں جاری کی جا سکتی ہے اس سے یہ چیز بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ قوم کے دونوں پہلو یعنی انفرادی اور اجتماعی تبھی استوار ہو سکتے ہیں۔ جب وہ مامور وقت پر ایمان لا کر اس کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے نازل کردہ نشان دیکھیں گے ورنہ ملی عادت تشنہ تکمیل رہ جائے گی۔ گو نظام اجتماعیہ کی ذمہ داری اس بارہ میں بہت اہم ہوتی ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ افراد اپنی ذمہ داریوں سے فارغ ہو جاتے ہیں نہیں بلکہ حکومت کی طرح وہ بھی اپنی اپنی جگہ ذمہ دار ہیں۔ ہاں لوگوں کو تعاون کے قابل بنانا حکومت کا کام ہے۔ لہٰذا اچھے مربی کا تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس وقت بھی جو ظہر الفساد فی البر والبحر کا زمانہ ہے ہم میں اپنا ایک مامور مبعوث فرمایا ہے۔ موجودہ وقت کی رائج تعلیم اور اسکے دنیوی نظام نے جو سراسر وجاہت پر مبنی ہے دنیا میں جو تباہی مچا رکھی ہے۔ اس سے کون نالاں نہیں۔ ان کے دلخراش اثرات ہر شخص اپنے نفس۔ گھر اور معاشرہ میں بخوبی محسوس کرتا ہے لیکن اپنے آپ کو بے بس پاتا ہے۔ کیونکہ سب جگہ انہیں کا تانا بانا اس طرح وسیع طور پر مستولی ہے کہ اس سے کوئی مفر نہیں۔ فرد فرد سے۔ جنس جنس اور قوم قوم کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوتی ہے نہ کسی کا ادب ملحوظ ہے نہ اطاعت بلکہ ہر جگہ خواہ گھر ہو یا باہر نفسا نفسی اور ہنگامہ خیزی نظر آتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں عین فساد فی الارض کا نقشہ دکھائی دیتا ہے۔ اب یہ ہماری جماعت کا فرض اولین ہے کہ وہ فکرمندی اور درد سے محسوس کرے کہ اس کا کام کس قدر اہم اور مشکل ہے۔ جب تک وہ اللہ تعالےٰ کے حضور متواتر دعاؤں اور خشیت اللہ سے کام نہیں لے گی اور

(باقی صفحہ ۷ پر)

اعلان نکاح

میرے لڑکے ملک عطاء الحق بی اے کا نکاح
زکیہ رحمٰن بی اے بنت عبدالرحمٰن صاحب مرحوم
کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر
مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۸
دسمبر ۶۳ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا
احباب کرام سے عاجزانہ استدعا ہے کہ
دعا فرماویں کہ یہ رشتہ ہمارے لئے خیر وبرکت
اور سکون کا باعث ہو۔

خاکسار
فضل حق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
لالیاں۔ ضلع جھنگ۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی: ۲۱ جنوری وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کل رات بتایا کہ مقبوضہ کشمیر کی خاص حیثیت ختم کرنے کی غرض سے بھارت جو غیر قانونی اقدامات کر رہا ہے اس سے پیدا شدہ سنگین صورت حال" پر غور کرنے کے لئے پاکستان نے حفاظتی کونسل کا اجلاس فوراً بلانے کا مطالبہ کیا ہے اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب نے اس سلسلہ میں وزیر خارجہ پاکستان کا خط حفاظتی کونسل کے صدر اور ارکان کے حوالے کیا ہے صدر حفاظتی کونسل کے نام اپنے مکتوب میں وزیر خارجہ پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ جموں و کشمیر میں سنگین حالات اور مغربی بنگال میں فرقہ وارانہ جھگڑوں کے باعث آزاد کشمیر اور سارے پاکستان میں انتہائی کشیدہ اور خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے مسٹر بھٹو نے انتباہ کیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات خطرناک حد تک ناخوشگوار ہو گئے ہیں اور اگر حفاظتی کونسل نے بھارت کو مسلم آبادی کے حقوق کے احترام پر آمادہ نہ کیا تو خطرہ ہے کہ آزاد کشمیر اور پاکستان کے عوام کہیں "دوسرے ذرائع" اختیار کرنے پر مجبور نہ ہو جائیں۔ خط میں کہا گیا ہے کہ مقبوضہ جموں و کشمیر میں حالات نے جو سنگین صورت اختیار کی ہے اور اس طرح اس منطقہ کے امن کے لئے جو خطرہ پیدا ہوا ہے وہ اس امر کا متقاضی ہے کہ حفاظتی کونسل کا اجلاس فوراً بلایا جائے۔

تائیوان: (فارموسا) ۲۱ جنوری قوم پرست چین (فارموسا) میں زلزلہ سے ایک سو دس افراد ہلاک اور تین ہزار زخمی ہو گئے ہیں وائس آف امریکہ کے مطابق ہزار ہا رہائشی مکانات تباہ و برباد ہو گئے ہیں

کراچی: ۲۱ جنوری۔ الحاج عبداللہ ظہیر الدین لال میاں کل صدارتی کابینہ میں شامل کر لئے گئے ان سے صدر ایوب نے حلف لیا انہیں محنت اور سماجی بہبود کے محکمے دیئے گئے ہیں اب تک وہ مرکزی حکومت میں چیف پارلیمنٹری سیکرٹری تھے۔

کراچی: ۲۱ جنوری کل دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ حکومت پاکستان صدر بھارت کے خط پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اور صدر بھارت کے خط کا جواب جلد ارسال کر دیا جائے گا۔

لاہور: ۲۱ جنوری محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق آئندہ چوبیس گھنٹوں میں کوئٹہ اور قلات کے علاقوں میں سردی کا زور بڑھ جائے گا مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں میں بھی آئندہ ۴۸ گھنٹے کے دوران میں سردی کی شدت میں اضافہ ہونے کا امکان ہے دریں اثنا کل کوئٹہ اور متعدد دوسرے علاقوں میں برفباری ہوئی۔ کوئٹہ میں آج اس موسم سرما کی چوتھی برف باری ہوئی اس کے سبب پی آئی اے کی لاہور کوئٹہ کراچی سروس معطل ہو گئی برف صبح سویرے گرنی شروع ہوئی اور شام تک وقفوں کے ساتھ گرتی رہی پوری وادی میں چار پانچ انچ برف کی تہ جم گئی۔

کراچی: ۲۱ جنوری۔ کراچی میونسپل کارپوریشن کے وائس چیئرمین حافظ محمد حبیب اللہ کی زیر قیادت شہریوں کے ایک وفد نے متحدہ عرب جمہوریہ شام اور ملائیشیا کے سفیروں سے ملاقات کی اور انہیں الگ الگ یادداشتیں پیش کیں ان یادداشتوں میں زور دیا گیا ہے کہ مسلم ممالک مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کی کوششوں میں پاکستان کی حمایت کریں۔

نئی دہلی: ۲۱ جنوری "ٹائمز آف انڈیا" کی رپورٹ کے مطابق سابق وزیر داخلہ لال بہادر شاستری کو پھر نہرو کابینہ میں شامل کر لیا جائے گا تاکہ وزیر اعظم نہرو کے کچھ فرائض سنبھال سکیں سابق صدر کانگرس مسٹر سنجیوا ریڈی کو وزیر محنت کی حیثیت سے کابینہ میں شامل کیا جائے گا اور کابینہ میں رد و بدل کا اعلان اگلے ہفتے کر دیا جائے گا سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ پنڈت نہرو کی صحت ٹھیک ہے۔ وزیر داخلہ گلزاری لال نندا نے بتایا ہے کہ میں نے پنڈت نہرو کو کچھ عرصہ آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے میری رائے یہ ہے کہ پنڈت جی کو اپنے کام کا بوجھ ہلکا کرنے پر آمادہ ہو جانا چاہئے

کراچی: ۲۱ جنوری۔ حکومت پاکستان نے آئندہ حج کے لئے حجاز میں ڈاکٹروں کی موجودہ تعداد کو بڑھانے کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں ایک لاکھ دس ہزار روپے کی ادویہ اور دوسرا سامان عنقریب بھیجا جا رہا ہے۔ وفد میں چار ڈاکٹر جن میں ایک لیڈی ڈاکٹر بھی ہوں گی چار ڈسپنسر چار نرسیں ایک دایہ چند ڈرائیور اور دوسرا عملہ شامل ہے یہ طبی وفد جنوری کے آخری ہفتہ میں کراچی سے حاجیوں کے جہاز میں روانہ ہو رہا ہے۔

نئی دہلی: ۲۱ جنوری آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق وزیر اعظم نکیتا خروشچیف نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کو آرام کے لئے روس آنے کی دعوت دے دی ہے

جاکرتہ: ۲۱ جنوری امریکہ کے ساتویں سمندری بیڑے کی کارروائیوں کا دائرہ بحر ہند تک پھیلانے کے خلاف کل جاکرتہ میں امریکی سفارت خانہ کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا گیا مظاہرین نے امریکہ کے خلاف نعرے لگائے بعد میں ایک وفد نے امریکی ناظم الامور کو ایک یادداشت پیش کی جس میں یہ دھمکی دی گئی تھی کہ اگر ساتویں امریکی بیڑے کی کارروائیاں بحر ہند تک بڑھائی گئیں تو انڈونیشیا میں امریکی جائیدادیں ضبط کر لی جائیں گی۔

رنگون: ۲۱ جنوری پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں برما کی انقلابی کونسل کے چیئرمین جنرل نی ون سے تقریباً پون گھنٹے ملاقات کی دونوں رہنماؤں نے باہمی دلچسپی کے امور کے علاوہ عام بین الاقوامی سیاسی صورت حال اور بالخصوص ایشیا کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا معلوم ہوا ہے کہ بھارت کو مغربی ملکوں کی طرف سے ملنے والی فوجی امداد کا موضوع بھی زیر بحث آیا۔ مقامی سیاسی حلقے پاکستانی وزیر خارجہ کے دورہ برما کو خاص اہمیت دے رہے ہیں۔ آج امریکی سفیر مسٹر جے سی وڈ چینی سفیر مسٹر چی پنگ پو اور انڈونیشی سفیر مسٹر سکانے بھی جناب بھٹو سے ملاقات کی۔

نیروبی: ۲۱ جنوری ایجنسی فرانس پریس کے مطابق ٹانگانیکا کے ریڈیو پر جو کل صبح سے خاموش تھا انگریزی اور سواحیلی زبان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ٹانگانیکا افریقن رائفلز کے افریقی اور برطانوی سپاہیوں میں کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی میری مداخلت پر افریقی سپاہیوں نے اپنی بارکوں میں واپس جانا منظور کر لیا ہے میں عوام سے درخواست کروں گا کہ وہ بھی پرامن رہیں۔ فوجی بغاوت کا آغاز صبح پو پھٹنے سے پہلے ہوا اس وقت چند گولیاں چلنے کی آواز آئی اور پھر ہر جانب خاموشی چھا گئی۔ دن بھر کسی سمت سے گولی چلنے یا خون خرابے کی اطلاع نہیں آئی۔ افریقی فوجی سپاہی ٹرکوں میں بیٹھے دن بھر شہر میں گشت کرتے رہے۔

انہوں نے صدر جولیس نیریری کے محل کا بھی محاصرہ کر لیا تھا مگر صدر محل میں نہیں تھے ان کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاع نہیں مل سکی کہ وہ کہاں ہیں۔

کراچی: ۲۱ جنوری۔ توقع ہے کہ ۱۶ افریشیائی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس اپریل میں ہو گی انڈونیشیا نے تجویز پیش کی تھی کہ کانفرنس کے محرک ملکوں کی تعداد ۵ سے بڑھا کر ۱۷ کر دی جائے۔ پاکستان نے اسے منظور کر لیا ہے۔ ان ۱۷ ملکوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس فروری کے آخر یا مارچ کے شروع میں جاکرتہ میں ہو گی۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ جنوری۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ کئی دنوں کے بعد گزشتہ رات تسلی بخش طور پر نیند آئی۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اصلاح یعنی صحیح تعلیم و تربیت کی اہمیت

(بقیہ صفحہ ۵)

اپنے آپ کو اس کے بتائے ہوئے ذرائع سے مستفید کر کے انہیں عملی طور پر بروئے کار نہیں لائے گی اور کامیابی کے لئے توکل اس کی ذات پر نہیں کرے گی۔ تب تک دنیا کی اصلاح کا کام اس کے سپرد نہیں کیا جائے گا۔ اگر جماعت کے ذمہ دار اور دوسرے افراد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور آپ کے موعود خلیفہ سے ہر نوع کی وفاداری نہ کی تو یہ نعمت یقیناً کسی اور سے زیادہ اہل لوگوں کے حصہ میں آ جائیگی فاعتبروا یا اولی الابصار!

آخر میں اس مضمون کو میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اصلاح کے متعلق تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۵۷۱ پر درج کردہ تحریر پر ختم کرتا ہوں۔

"وہ فرماتا ہے۔ اگر اپنی اصلاح نہیں کرو گے اور دولت اور قوت حاصل کرنے کے بعد بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی بجائے ان پر ظلم کرنا شروع کر دو گے اور انہیں مالی اور جانی نقصانات پہنچاؤ گے تو تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ تمہارے سر پر ایک غالب خدا موجود ہے جو تمہیں سزا دینے کی بھی طاقت رکھتا ہے اور تم سے تمہارا اقتدار بھی چھین سکتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے دور جو ایک دم میں تمہیں بادشاہ سے گدا اور امیر سے فقیر بنا سکتا ہے اور تمہاری عزت کو ذلت سے بدل سکتا ہے۔ مگر ساتھ ہی حکم کہہ کر بتایا کہ اس کا کوئی فعل ظالمانہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے ہر کام کے پیچھے بڑی بڑی حکمتیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ پس اس کی سزا بھی ظالمانہ نہیں ہوتی بلکہ روحانی اصلاح کے لئے ہوتی ہے۔ اگر لوگ ریچ درندگی چھوڑ دیں اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کر لیں اور بنی نوع انسان کی خدمت اپنا شعار بنا لیں اور سچائی اور راستی اور دیانت اور امانت کو اختیار کر لیں اور ہر قسم کا کھوٹ اپنے دلوں میں سے نکال دیں اور پاک دامن اور نیک دل اور با اخلاق اور خدا ترس بن جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اور ان کی تضرعات کو سنتا اور ان کی ناکامیوں اور ذلتوں کو کامیابیوں اور عزتوں میں بدل دیتا ہے"

درخواست دعا

میرے ماموں محترم شیخ محمد عبداللہ صاحب بعارضہ دمہ بہت بیمار ہیں اور شدید دورہ کے باعث آجکل بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم ماموں صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ نور الحق ربوہ)